قادیانیوں کی بے جا طرف داری

ڈاکٹر عمر فاروق احرار

روزنامہ 92 نیوز لاہور کے 22/اپریل 2017ء کے ادارتی صفحہ پر جناب ڈاکٹر طاہر مسعود کا کالم بعنوان ''پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے؟'' پڑھا۔ فاضل کالم نگار نے عبیداللہ علیم کا ایک شعر نقل کر کے تحریر کیا ہے کہ ''ہم نے علیم کا شعر نقل تو کر دیا، لیکن اک ذرا شرمندگی سی بھی ہے کہ [علیم] کا ایک اقلیتی فرقہ سے تعلق تھا اور ان دنوں اس فرقہ پر اپنے دین کے بے رحم عشاقوں کے ہاتھوں افتاد ٹوٹی پڑی ہے کہ کوئی دن جاتا ہے کہ کوئی نہ کوئی اس فرقے کا مقتول ہو جاتا ہے۔'' پھر ڈاکٹر طاہر مسعود نے فساد فی الارض کا تعلق مذہب سے جوڑنے اور ''مذہب کی آڑ میں فسطائی چیرہ دستیوں کے بے رحمانہ مظاہروں'' پر زورِ بیان صرف کیا ہے۔ جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ قادیانی ایک فرقہ نہیں بلکہ قادیانیت ایک مستقل مذہب ہے اور علامہ اقبال کے بقول ''قادیانی ایک علیحدہ امت ہیں، کیونکہ نیا نبی تسلیم کر لینے سے امت بھی بدل جاتی ہے۔'' دوسری بات یہ ہے کہ قادیانیوں پر جس اُفتاد کا ذکر کیا گیا ہے کیا اُنھوں نے کبھی غور کیا ہے کہ دیگر غیر مسلم اقلیتوں کے برعکس پاکستان میں صرف قادیانی ہی کیوں باعثِ نزاع بنے ہوئے ہیں؟ جناب والا! یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قادیانی اسلام کی رُو سے پہلے ہی غیر مسلم تھے، مگر 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے کفریہ عقائد کے متعلق قرآن وسنت کے فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے اُن کی آئینی حیثیت متعین کر دی اور اُنھیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا، مگر قادیانی اپنی اس متعینہ دستوری حیثیت کو تسلیم کرنے سے اب تک یکسر انکاری ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے، اسلامی شعائر کا بے دھڑک استعمال کرتے اور مرزا قادیانی کی مکذوبہ نبوت کو حقیقی نبوت بتاتے ہیں۔ جس پر فساد اور نزاع ہونا ایک فطری بات ہے۔ جس کے ذمہ دار صرف اور صرف خود قادیانی ہیں۔ اِس ملک میں درجنوں دیگر غیر مسلم اقلیت بھی رہتی ہیں، لیکن اُن کے ساتھ مسلمانوں کے اِس طرح کے نزاعات تسلسل کے ساتھ کبھی نہیں دیکھے گئے، وہ اِس لیے کہ وہ اپنی متعینہ آئینی حیثیت کو تسلیم کرتی ہیں اور مسلمان اکثریت کے عقائد کا احترام کرتی ہیں۔ اُن کے برعکس قادیانی مسلمان اکثریت کے جذبات واحساسات کی پروا کیے بغیر اسلام اور مسلمانوں کی دل آزاری کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ وہ دھڑلے سے مرزا قادیانی کو رسول اللہ، ان کی بیوی کو اُم المومنین، اُن کے ساتھیوں کو صحابی اور قادیان کو مکہ اور مدینہ سے افضل لکھتے ہی نہیں، کہتے بھی ہیں۔ جس سے اشتعال کی فضا پیدا ہوتی ہے اور بعض اوقات بات قتل وغارت گری تک جا پہنچتی ہے۔ ہم کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دے سکتے اور قادیانیوں کی ایسی اشتعال انگیز کارروائیوں کو قانون اور آئین کے دائرے میں لانے کے قائل ہیں، مگر قادیانی خوداَیسے خون ریز مواقع پیدا کرتے ہیں اور جب اُن کا ردعمل آتا ہے تو اپنے انسانی حقوق کا رونا رو کر بیرونی ممالک میں پناہ حاصل کرتے ہیں اور وہاں سے اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

ازراہ کرم قادیانیوں کے حق میں آواز اُٹھانے سے پہلے زمینی حقائق پر بھی نظر کی جائے اور غیر مسلم اقلیت کی بے جا حمایت کی بجائے مسلم اکثریت کے حقوق اور جذبات کو بھی مدنظر رکھا جائے تو یقین ہے کہ قلم اور زبان سے حق اور سچ کے اظہار میں کسی دشواری اور رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور کسی بھی طبقہ کی حق تلفی نہیں ہوگی۔